27075 ـ جنت اور جہنم كے مرتبے اور درجات اور ان دونوں كے اعمال

سوال

كتنى جنتيں اور جہنم پائي جاتي ہيں؟ اور ان كے مرتبے مختلف كس طرح ہيں؟ اور ہر مرتبے ميں جانے كے لئے كونسے عمل كرنا ضروري ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول :

تعداد كےبارہ ميں گزارش ہے كہ جنت بھي ايك ہے اور جہنم بھي، ليكن ان دونوں كےمرتبے اور منزليں كئى ايك ہيں، اور سنت نبويہ ميں بعض اوقات انہيں جمع كےصيغہ سے ذكر كيا گيا ہے جس سے تعدد جنس مراد نہيں، بلكہ اس كي عظمت اور درجات اور انواع واقسام يا پھر اس ميں داخل ہونے والے كے اجروثواب كي عظمت كي طرف اشارہ ہے.

جيسا كہ انس بن مالك رضي اللہ تعالى كي حديث ميں ہےكہ ام الربيع بنت البراء جو ام حارثۃ بن سراقہ رضى اللہ تعالى عنہا ہيں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئيں اور كہنےلگيں: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كيا آپ مجھے حارثہ كےبارہ ميں كچھ بتائيں گے اور وہ بدر كي لڑائي ميں ايك نامعلوم تير لگنے كي بنا پر شہيد ہوگئے تھے، اگر تو وہ جنت ميں ہيں تو صبر كرتى ہوں اور اگر اس كےعلاوہ كوئي معاملہ ہے تو ميں اس پر رونے كي كوشش كرتى ہوں، تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: اے ام حارثہ وہ جنتوں ميں سے ايك جنت كےاندر ہے.

اور ايك روايت ميں ہے كہ" بيشك جنتيں بہت ساري ہيں ، اور تيرا بيٹے كو فردوس اعلى ملي ہے" صحيح بخاري حديث نمبر (2809) .

دوم:

دنيا ميں كفار كےكفر كےمختلف ہونے كےاعتبار سے جہنم كےدرجات اور طبقات بھي مختلف ہيں، اور منافقين جہنم كےسب سے نچلےطبقے ميں ہونگے جيسا كہ اللہ سبحانہ وتعالى نے فرمايا ہے:

منافق تو یقینا آگ کے سب سےنچلے طبقہ میں جائیں گے، اوریہ ناممکن ہے کہ تو ان کے لئے کوئي مددگار پائے النساء (145) .

اور آگ کا سب سےہلکا اور کم تر طبقہ ـ اللہ تعالی اس سے محفوظ رکھے ـ وہ ہے جس کي جانب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےمندرجہ ذیل حدیث میں کیا ہے.

نعمان بن بشیر رضي اللہ تعالي عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عذاب کےاعتبار سے سب سے کم تراور ہلکا ترین عذاب یہ ہوگا کہ جس کےلئے آگ کےجوتےاور تسمے ہوں "

اور ایك روایت میں ہے کہ: اس کےپاؤں کي ایڑي میں دو انگارے رکھے جائیں گے، جس سے اس کا دماغ اس طرح ابلے گا جس طرح ہنڈیا ابلتی ہے، اور وہ یہ سمجھےگا کہ اس سے زیادہ کسي کو عذاب نہیں ہورہا حالانکہ اسے تو سب سے ہلکا اور کم عذاب دیا جا رہا ہے" صحیح بخاري حدیث نمبر (6562) صحیح مسلم حدیث نمبر (212).

اور مسلم شریف کي ایك روایت میں اس کي تعیین بھی آئي ہے کہ یہ شخص نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ابو طالب ہے جس پر اللہ تعالی نے عذاب کي تخفیف اس لئے کی کہ اس نے اسلام کےابتدائي دور میں اسلام کي حمایت بہت کی .

سوم :

جنت کے درجات کي تحدید معلوم نہیں، یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم کي آیات کي تعداد جتنےجنت کےدرجات ہیں، اور یہ قول مندرجہ ذیل حدیث سے اخذ کیا گیا ہے:

عبداللہ بن عمرو رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" صاحب قرآن (حافظ) کو کہا جائےگا کہ قرآن پڑھتےجاؤ اور چڑھتے جاؤ اور جس طرح تم دنیا میں قرآن مجید کي تلاوت کرتےتھے اس طرح ترتیل کےساتھ تلاوت کرو اور جہاں تم آخري آیت پڑھو گےوہي تماري منزل اور مقام ہوگا" سنن ابو داود حدیث نمبر (1464) جامع الترمذی حدیث نمبر (2914) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

منذري رحمہ اللہ تعالی " الترغیب " میں کہتے ہیں:

ایك اثر میں وارد ہے کہ قرآن مجید کي آیات کي تعداد آخرت میں جنت کےدرجات کي تعداد کےمطابق ہیں، لھذا قاری قرآن کو کہا جائےگا کہ جس قدر تم قرآن مجید کي آیات تلاوت کرو اسي قدر درجے چڑھتےجاؤ، اور جس نے اس کا

ايك پاره پڑھا وہ اسي اعتبارسے درجات ميں چڑھےگا، اور اس كا ثواب قرآن مجيد كي تلاوت ختم ہونے پر ہوگا.
ديكھيں: الترغيب والترهيب (2 / 228) .

ليكن ان كي اس كلام ميں نظر ہے كيونكہ حديث قرآن مجيد كےحفاظ كي منزل كےمتعلق ہے نہ كے ان كےدرجات كے بارہ ميں، اور دنيا ميں عمل كرنے والوں كے مختلف ہونے كي وجہ سے درجات و مراتب بھي مختلف ہونگے، جس طرح كچھ ايسےاعمال بھي ہيں جس ميں لوگ ايك دوسرے سے مختلف ہيں، مثلا صديقيت، اور جہاد في سبيل اللہ وغيره، تو اس بنا پر يہ لازم نہيں آتا كہ مكمل قران مجيد كا حافظ مطلقا جنت ميں سب سے اونچے اور بلند درجےميں ہوگا.

اور جنت كا سب سےاونچا اور بلند ترين درجہ فردوس ہے جيسا كہ اس كا ثبوت مندرجہ ذيل حديث ميں بھي ہے.

ابو ہريره رضي اللہ تعالى عنہ بيان كرتےہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نےفرمايا:

" جب تم اللہ تعالى سے سوال كرو تم جنت الفردوس مانگا كرو كيونكہ وہ جنت كا وسط اور جنت كا بلند ترين مقام ہےاس كے اوپر اللہ رحمن كا عرش ہے اور اس سے جنت كي نہريں پھوٹتي ہيں" صحيح بخاري حديث نمبر (2637) صحيح مسلم حديث نمبر (2831).

اور اوسط الجنۃ كا معنى افضل ترين اور برابر ہے اور اس كي مثال اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اور اسي طرح ہم نے تمہيں درمياني امت بنايا

اور سنت نبويہ ميں بعض اعمال اور ان كےمنزلہ ومرتبہ اوردرجات كا بيان آيا ہے جن ميں سے بعض كو ذيل ميں بيان كيا جاتا ہے:

1 - اللہ تعالى پر ايمان اور اس كےرسولوں كي تصديق كرني:

ابو سعيد خدرى رضي اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نےفرمايا:

" بلاشبہ اہل جنت درجات اور مرتبوں ميں فرق كي بنا پر اپنےاوپر والے درجے اور منزل كےجنتيوں كواس طرح ديكھيں گےجس طرح جانے والاچمكدار اور روشن ستاره يعني مشرق يا مغرب كےافق ميں ستاره ديكھاجاتا ہے، صحابہ كرام نےعرض كي: اے اللہ تعالي كےرسول صلى اللہ عليہ وسلم يہ تو انبياء كا مقام ومرتبہ اور درجات ہيں جہاں كوئي دوسرا نہيں پہنچ سكتا ؟ تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نےفرمايا كيوں نہيں، اور اس ذات كي قسم جس كے ہاتھ ميں ميرى جان ہے ايسے لوگ جو اللہ تعالى پر ايمان لائے اور رسولوں كي تصديق كي " صحيح بخاري حديث نمبر (3083) صحيح مسلم (2831) .

2 ـ الله تعالی کے راستے میں جهاد کرنا:

ابو ہریرہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جنت میں سو درجے ایسے ہیں جو اللہ تعالی نے جہاد في سبیل اللہ کرنے والے مجاہدین کے لئےتیار کئےہیں، دو درجوں کےمابین آسمان و زمین جتنا فاصلہ ہے" صحیح بخاري حدیث نمبر (2637) .

3 ـ اور اس مقام ومرتبہ کو وہ شخص بھي حاصل کرےگا جس نے صدق دل سے شہادت کي دعا کي:

سہل بن حنیف رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھي صدق دل کے ساتھ شہادت کي دعا کي اللہ تعالی اسے شہادت کےمرتبہ پر پہنچا دے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہي فوت ہو" صحیح بخاري حدیث نمبر (1909) .

4 ـ اللہ تعالی کے راستےمیں مال خرچ کرنا:

ابو ہریرہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتےہیں کہ نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کےپاس فقراء لوگ آئے اور کہنے لگےمالدار لوگ جنت میں اونچے مقام حاصل کر گئے اور ہمیشگي والی نعتیں لےگئے جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں وہ بھي پڑھتے ہیں، اور جس طرح ہم روزے رکھتےہیں وہ بھي رکھتےہیں، اور ان کےپاس زیادہ مال ہے جس سے وہ حج بھي کرتےہیں اور عمرہ بھي اور جہاد بھي کرتےہیں اور صدقہ وخیرات بھي.... " صحیح بخاري حدیث نمبر (807) صحیح مسلم حدیث نمبر (595) .

5 ـ مشقت کےوقت بھي مکمل وضوء کرنا اور مسجدوں کي جانب زیادہ چلنا، اور ایك نماز کےبعد دوسری نماز کا انتظار کرنا.

ابو ہریرہ رضي اللہ تعالی عنہ بیان کرتےہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کیا میں تمہیں ایسي چیز نہ بتاؤں جس کے ساتھ اللہ تعالی خطائیں معاف کرتا اور درجات بلند کرتا ہے؟ تو صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کےرسول صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتائیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مشقت کےوقت مکمل اور اچھي طرح وضو کرنا اور مساجد کي جانب زیادہ قدم اٹھانے، اور ایك نماز کےبعد دوسري نماز کا انتظار کرنا، یہي رباط ہے یہي رباد ہے " صحیح مسلم حدیث نمبر (251) .

6 ـ قرآن مجید کا حافظ:

عبد اللہ بن عمرو رضي اللہ تعالی عنہما کي حديث کي بنا پر جو اوپر ذکر کي جا چکي ہے جس میں نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" حافظ قرآن کو کہا جائےگا کہ پڑھتےجاؤ اور چڑھتےجاؤ اور اسي طرح قرآن مجید ترتیل کےساتھ تلاوت کرو جس طرح تم دنیا میں تلاوت کرتے تھے کیونکہ جہاں آخري آیت ختم ہوگي وہي تمہاري منزل اور مرتبہ ہے" سنن ابو داود حديث نمبر (1464) جامع ترمذي حدیث نمبر (2914) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحي قرار دیا ہے.

لہذا جس کي ہمت بلند ہے اور وہ اوپر کےدرجات حاصل کرنا چاہتااور اللہ تعالی کي رضا حاصل کرنے کےلئے اعمال کرتا ہے وہ جنت فردوس میں داخل ہونا چاہتا ہے تو اس کےلئے یہ اعمال ہیں، جن کےکرنے والے کے لئے اللہ تعالی نے یہ درجات اور منزلیں تیار کي ہیں، کتنے ہي لوگ اس سے بے رغبتي برتنے والے ہیں، اور اس کا خیال بھي نہیں کرتے..

واللہ اعلم .